السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علمائے دین متین حسب ذیل مسلک کے بارے میں کہ بوقت اختتام دعا منہ پر ہاتھ ملتے وقت ابوداوَد کی حدیث : ''من کان آخر کلامہ لا الہ اِلا اللہ دخل الجنة،، (کتاب الجنائز باب فی التلقین (3116) 3 486) سے استنباط کرتا ہوا " اجعل آخر کلامنا لا الہ الا اللہ،، یا پوراہ کلمہ کہنا جائز ہوگا یا نہیں ؟ مدلل بیان فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دعا کے بہت سے آداب ہیں جن کے دعا کے وقت اختیار کرنے سے دعا کی قبولیت کی بہت امید ہوتی ہے اوربیشتر آداب دعا احادیث سے ثابت ہیں ۔ ان آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ دعا کی ابتداء کی طرح اس (1) ،، کا اختتام بھی اللہ کی حمد وثنا اور آنحضرت ﷺ پر صلاۃ وسلام بھیجنے کے ساتھ کیا جائے کما صرح بہ ابن الجزری فی ،، الحصن الحصین ،، والنووی فی ''الأذکار ،، وابن الامام فی ''المومن ،، والقسطلانی فی ''المواھب للدنیة .

امام احمد نے حضرت جابر سے ایک مرفوع حدیث کی ہے جس میں یہ ٹکڑا بھی ہے : ولکن اجعلوا فی أول الدعاء أووسطہ وآخرہ ، ،-ونیز حضرت عمر سے مروی ہے : ''إن الدعاء موقوف بین السماء والارض ، لا یصعد منہ شیٔ حتیٰ (2) تصلی علی نبیک صلی اللہ علیہ وسلم ،، (ترمذی) (کتاب الوتر باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (486) 2/356 .

کلمہ اسلام ''لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ ،، کے ساتھ یہ کلمہ ذکر ''لا الہ الا اللہ ،، کے ساتھ دعا ختم کرنا کسی مرفوع یا موقوف روایت سے ثابت نہیں ۔ اور نہ ہی اس کو کسی محدث یا امام وفقیہ نے آداب دعا میں ذکر کیا ہے ۔ (3) اوراس کے لیے حدیث مذکور فی السوال ''من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنة ،، سے استدلال کرنا صحیح نہین ہے ۔ اس حدیث میں کلمہ ذکر لا الہ الا اللہ کی یہ فضیلت بیان کرن مقصود ہے کہ جس شخص کی زبان پر موت کے وقت یہ کلمہ جاری ہوجائے اوروہ اس کے بعد اس کے خلاف کوئی کلمہ نہ نکالے تو اس کلمہ ذکر کی برکت سے اس کو جنت میں دخول اولی حاصل ہوگا ۔ اس حدیث میں قسم کا ذرہ بھی اشارہ نہیں ہے کہ دعا کے آخر میں اس کے کہنے سے دعا کی قبولیت کی امید ہوتی ہے ۔ پس دعا کو کلمہ اسلام یا صرف کلمہ ذکر کے ساتھ ختم کرنا بے دلیل بات ہے اور دعا کے مسنون ومستحب طریقہ کے خلاف ہے ، اورجاہل ان پڑھ لوگوں کا کام ہے ۔ لیکن اگر کوئی شخص جہلا اسی کلمہ یا کلمہ ذکر کے ساتھ دعا ختم کرے تو وہ نہ تو اسلام سے خارج ہوگا اور نہ ہی اس کے اعمال خبط ہوں گے وہ بہرحال مسلمان رہے گا ، مشرک وکافر نہیں ہوجائے گا ، کیونکہ دعا کے آخر میں اس کلمہ کے کہہ دینے سے اس کے مشرک ہونے اوراسلام سے خارج ہونے پر کوئی کمزور سے کمزور دلیل بھی نہیں ہے بلکہ اس کا ذکر کرنا تو اس کے مسلمان ہونے کی روشن دلیل ہے ۔ لیکن یہ طریقہ دعا کے مذکور شرعی مسنون ادب کے ضرور خلاف ہے ، (محدث بنارس شیخ الحدیث نمبر)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 312

محدث فتویٰ